تصنیف وتالیف کے لئے مناسب عمر

حافظ محمد قاسم

ابن جوزیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس رائے کو درست سمجھتا ہوں کہ تصانیف کا نفع تدریس کے نفع سے زیادہ ہے۔ کیونکہ میں پوری زندگی میں چند ہی طلبہ کو پڑھا سکتا ہوں، جبکہ اپنی تصانیف کے ذریعے بے شمار مخلوق کو تعلیم دوں گا۔ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ لوگ جتنا علم اسلاف کی کتابوں سے پاتے ہیں اتنا اپنے اساتذہ و مشائخ سے نہیں حاصل کر سکتے۔

لہٰذا عالم کے لئے مناسب ہے کہ اگر اسے مفید تصنیف کی توفیق ملے، تو تصنیف کا کام خوب کرے (مفید تصنیف کی قید اس لئے زیادہ کردی) کیونکہ ہر لکھنے والا شخص مصنف نہیں ہو جاتا۔ بکھرے ہوئے مضمون کو جمع کرنا اور غیر مرتب کو ترتیب دینا ہے یا غیر واضح مضامین کی تشریح کرنا ہے اور یہی مفید تصنیف ہے۔

تصنیف و تالیف کے لئے درمیانی عمر کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ابتدائی عمر طالبعلم کا زمانہ ہے اور آخر عمر اس کے بیکار ہو جانے کا وقت ہے۔ مناسب ہے چالیس سال کے بعد تصنیف شروع کرے۔ لیکن یہ مشورہ اس وقت ہے۔ جبکہ وہ اپنے مطلوبہ حفظ اور علوم کا ذخیرہ جمع کر چکا ہو اور مضامین کے اخذ و انتخاب پر قادر ہو چکا ہو۔ ورنہ تو اگر کتابوں کی کمی کی وجہ سے یا ابتدائی عمر میں طلب میں کمزوری کی وجہ سے اب تک مطلوبہ استعداد و ذخیرہ علوم نہ حاصل کر پایا ہو۔ تو شغل تصنیف کو پچاس سال تک مؤخر کردے۔ پھر پچاس سال کی عمر سے تصنیف و تدریس کا آغاز کرے ساٹھ سال کی عمر تک۔ پھر ساٹھ سال کے بعد تدریس و تعلیم میں اضافہ کردے۔ حدیث اور دوسرے علوم کو سنے اور اپنی تصانیف کو درست کرے تاکہ اہمیت کے قابل ہو جائیں اور یہ سب کام ستر کی عمر تک ہو اور جب ستر سے عمل آگے بڑھ جائے۔ تو اپنے اوپر آخرت کی یاد اور کوچ کی تیاری کا خیال غالب کرلے۔